11440-خاوند سے اختلافات، اورصالحہ بیوی کس طرح بننا ممکن ہے

سوال

میں امریکہ سے تعلق رکھتی ہوں اور نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں، میری پرورش ایسے ماحول میں ہوئی ہے کہ میں مرد کو اپنے اوپر حاکم نہیں بننے دیتی، اب مشکل یہ ہے کہ میرا خاوند امریکی نہیں اور ہم آپس میں بہت ہی زیادہ متصادم رہتے ہیں۔
مجھے اس سے زیادہ یومی اموراور قوانین کے بارہ میں علم ہے، اوراس کی انگلش بھی کوئی اچھی اور ٹھیک نہیں، اس لیے بعض اوقات مجھے اس کے لیے کچھ تشریح بھی کرنا پڑتی ہے، اس لیے کہ وہ اپنے ملک کے حالات کا عادی ہے اوراپنی ثقافت پر ہی قائم ہے۔
عام مقامات پر غالبا میں ہی بات چیت کرنے کا فرض ادا کرتی ہوں جو کہ اسے غضبناک کرتا ہے اور اسے اچھا نہیں لگتا، لیکن میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ ہی ایک ایسا طریقہ ہے جس پر چل کر ہم غالب معاملات کو صحیح طور پر مکمل کرسکتے ہیں۔
اب ہمارے درمیان بہت زیادہ اختلافات ہونے لگے ہیں، میں یہ نہیں جانتی کہ میں کس طرح ایک اسلام کو مطلوب بیوی بن سکتی ہوں، کیونکہ میں ابھی اسلامی تعلیمات کی تعلیم کے مرحلہ میں ہوں، اور میری سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ میں اسے تبدیل کس طرح کروں؟
اور مشکلات کو کس طرح کم کرسکتی ہوں؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہم اللہ تعالی کا شکرادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو قبول اسلام کی توفیق دی اوراس کی ھدایت نصیب فرمائی، اوراللہ تعالی نعمتوں میں سے اپنے بندے پر یہ نعمت ہی سب سے بڑی ہے۔

ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کے خاوند پر آپ کے کچھ حقوق مقرر کیے ہیں، اور آپ پر بھی آپ کے خاوند کے کچھ حقوق واجب کیے ہیں، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (10680) کا مراجعہ کریں۔

اس لیے ضروری ہے کہ آپ پر اللہ تعالی نے جو کچھ خاوند کے حقوق واجب کیے ہیں اسے ادا کرتی رہیں، اور شریعت اسلامیہ نے خاوند کے حقوق کو بہت ہی عظیم بنایا ہے اس لیے کہ اس میں ایک مسلمان گھرانے کی تعمیر میں بہت ہی اہمیت پائی جاتی ہے۔

اورپھر اس پر اللہ تعالی نے اپنے خاندان کی ضروریات و مصالح اوراس کی دیکھ بھال واجب کی ہے۔

اورایک مسلمان عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ معاملات کرنے میں عقل مندی اور حکمت سے کام لے، توانسان کو عادتا اچھی اور نرم بات اپنا اسیر اورقید بنا لیتی ہے، اوراچھے معاملات بھی اسے اپنا مقید کرلیتے ہیں، توا گر اس طرح کی چیز اس کی شریک حیات اوردکھ درد کی ساتھی سے صادر ہوتو اس کا اثر تو بہت ہی زیادہ ہوتا ہے۔

اورپھر ایک عقلمند عورت ہر اپنے معاملات اور تصرفات میں ہر اس چیز سے دور رہتی ہے جو اس کے خاوند کو بری لگتی ہو، اور ہر فعل سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے جو اس کے خاوند کو پریشان کرتا ہو، اوروہ یہ کوشش نہیں کرتی کہ اپنی شخصیت کو خاوند پر ٹھونسے، کیونکہ مرد کے پاس تو سلطہ ہے اوراس پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے، بعض معین موقعوں پر اسے نقص اور کمی کا شعور دلانا اسے غصہ دلاتا ہے اور تصرف میں عدم احسان کی طرف لے جاتا ہے، کچھ تو نے تو یہ کہا ہے کہ :

مثالی بیوی وہ ہے جسے ازدواجی موافقت کا فن آتا ہو، اور خاوند کی اطاعت اور اس کے احترام اور اپنی کامیاب برابر شخصیت کی تعبیر میں توازن قائم کر سکتی ہو۔

اور آپ کا اس کی طرف سے لوگوں سے بات چیت کرنا شرعا جائز ہے -اس لیے کہ وہ آپ کی قومی زبان نہیں جانتا- لیکن جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا گیا ہے کہ اس طرح کے فعل اور تصرف کرنے میں آپ حکمت سے کام لیں، آپ اس کام کے کرتے وقت اسے یہ احساس نہ ہونے دیں کہ اس میں کمی یا نقص ہے، اور اس کی اہمیت ہی نہیں بلکہ لوگوں سے بات چیت میں بار بار آپ اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے مشورہ لیں اور اس کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی فیصلہ نہ کریں۔

اور جس سے آپ بات کر رہی ہوں وہ آپ کے خاوند کی قدر و قیمت محسوس کرے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اسے یہ محسوس کرائیں کہ وہ اپنی زبان میں آپ سے بھی زیادہ ماہر ہے اور اسے فوقیت ہے، اور آپ دونوں مل کر ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں، آپ انگلش سکھانے میں اس کا تعاون کریں اور وہ آپ کو اپنی زبان سکھانے میں آپ کا تعاون کرے۔

ہم تو آپ کو یہی نصیحت کریں گے، اور یہی ایک چیز ہے جو اس کے غصہ کو روک سکتا ہے یا پھر اس طرح کے تصرفات سے اسے باز رکھ سکتا ہے، اور یہ معاملہ صرف کچھ وقت تک ہو گا حتی کہ وہ انگلش سیکھ لے اور اپنے معاملات خود حل کرنے لگے۔

دوم :

آپ کو ایک صالحہ اور نیک بیوی بننے کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے آپ پر واجب کیا ہے اس کی معرفت رکھیں اور اس پر عمل کریں، اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ فاضلہ قسم کی عورتوں اور صحابیات کے اخلاق معاملات کو نبھانے میں اچھے اور احسن انداز کو بھی جانیں، یہ چیز آپ سے کوشش اور جہد کی محتاج ہے حتی کہ آپ اس کی عادی ہو جائیں لیکن یہ چیز کوئی مستحیل نہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(علم تو سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے، اور حلم و بردباری تو اس کے اختیار کرنے سے ہوتی ہے، اور جو کوئی بھی خیر تلاش کرتا ہے اسے خیر عطا کی جاتی ہے، اور جو کوئی بھی شر اور برائی سے بچتا ہے اسے اس سے بچایا جاتا ہے) اسے دار قطنی نے "الافراد" میں روایت کیا ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (2328) میں حسن قرار دیا ہے۔

اسی طرح کی کچھ صفات اور اخلاق کے بارہ میں ایک عقل مند ماں نے اپنی بیٹی کو شادی سے قبل وصیت کی تھی جو کہ ایک جامع وصیت ہے، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو ان صفات کی حامل بنائے۔

ماں نے اپنی بیٹی کو وصیت کرتے ہوئے کہا :

میری پیاری بیٹی تو اس گھر کو چھوڑ رہی ہے جہاں تو پیدا ہوئی، اور تیرا وہ گھر وندا جہاں تو ایک ایسے شخص کے پاس جا رہی ہے جسے تو جانتی بھی نہیں اور ایسے قرین اور ساتھی کے پاس جا رہی ہے جس سے تو مانوس و مالوف نہ تھی، تو اس کے لیے لونڈی بن کر رہے گی تو وہ تیرا غلام بن جائے گا، اور اس کے لیے دس خصلتوں کی حفاظت کرنا یہ تیرے لیے زخیرہ بنے گا :

پہلی اور دوسری خصلت یہ ہے کہ :

خاوند کے لیے قناعت کے ساتھ عاجزی کرنا، اور اس کی اچھی طرح سمع و اطاعت کرنا۔

تیسری اور چوتھی :

اس کی آنکھ اور ناک کے بارہ میں خیال رکھنا، تو اس کی آنکھ تیرے کسی قبیح کام پر نہ پڑے اور تجھ سے وہ اچھی خوشبو ہی سونگے ۔

پانچویں اور چھٹی :

اس کی نیند اور کھانے کے اوقات کا خیال کرنا، اس لیے کہ بھوک کی حرارت جلن پیدا کرتی ہے ، اور نیند کی کمی غضبناک کردیتی ہے ۔

ساتویں اور آٹھویں :

اس کے مال کی حفاظت کرنا اور اس کے بچوں اور عزت کا خیال رکھنا ۔

نویں اور دسویں :

مال میں اچھے انداز سے تصرف کرنا اس کی بقاء اور سہارا ہے ، اور عیال میں اس کا سہارا حسن تدبیر ہے ۔

سوم :

خاوند پر بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے رب کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے اپنی بیوی کے حقوق میں کمی نہ کرے ، اور جس طرح اللہ تعالی نے اس پر بیوی کے حقوق واجب کیے ہیں انہیں ادا کرے ، اور اسے یہ جاننا ضروری ہے کہ لوگ کئی قسم کے ہوتے ہیں ، اور جسے وہ جانتا ہے بہت سے دوسرے اس سے جاہل ہیں ، اور جس سے وہ جاہل ہے اسے بہت سے دوسرے جانتے ہیں ۔

اور اس کے ساتھ معاملات نپٹانے اور اس کی نفع مند چیز کا بتانے اور خیر کی طرف راہنمائی کرنے اور اس کے لیے ترجمہ کرنے کے لیے کسی ایسے شخص سے جس پر بھروسہ بھی نہ ہو اور اس کی امانت پر بھی یقین نہ ہو ایسے شخص سے بہتر تو اس کی بیوی ہے جو کہ سب کام کرتی ہے ، اور پھر علم اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ اسے حاصل نہ کیا جائے ، اور علم کی راہ کوشش اور جہد اور اجتہاد کی راہ ہے ۔

آپ اپنے خاوند کو نصیحت کریں کہ غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھا کرے ، اور غصہ بھی اس وقت ہوا کرے جب اللہ تعالی کی حرمت کو پامال کیا جائے اس حالت میں غصہ ایک اچھی چیز ہے ۔

واللہ اعلم .